ترجمہ: میں سیر ہونے کیلئے کھانا کھانے کی نیت کرتا ہوں یا ستر کے لئے یہ کپڑا پہننے کی نیت کرتا ہوں اور ایسی نیتیں جو دل میں پہلے ہی موجود ہوتی ہیں اور زبان سے ان کی قرأت کرنا بالکل قبیح امر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"قل اتعلمون الله بدينكم و الله يعلم ما في السموت وما في الارض"

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ کہہ دے کیا خدا کو اپنا دین سکھانا چاہتے ہو تو اسے کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم ہے سلف کے ایک گروہ نے ارشاد الٰہی" انما نطعمكم لوجه الله" ہم تمہیں محض خوشنودی خدا کیلئے کھلاتے ہیں کے متعلق کہا ہے کہ لوگوں نے زبان سے نہیں کہا خدا نے یہ ان کے دلوں سے معلوم کیا ہے۔

غرضیکہ نیت قلبی کا ہونا بلا اختلاف ضروری ہے اور آہستہ تلفظ بالنیت کرنا مکروہ ہے یا مستحب؟ اس میں متاخرین کا باہمی نزاع ہے لیکن جہر تلفظ بالنیت باتفاق مسلمین، مکروہ اور غیر مشروع ہے۔ یہی حال بار بار نیت کرنے کا ہے اور ان دونوں جہر بلفظ النیت اور بار بار نیت کرنے میں باتفاق مسلمین، امام ومقتدی اور منفرد سب برابر ہیں۔ کسی کو جائز نہیں بلکہ ایسے افعال سے انہیں منع کرنا چاہیے بلکہ جہر بالقراۃ منفرد کو بھی غیر مشروع ہے۔ جبکہ دوسروں کیلئے ایذا رسانی کا موجب ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نماز پڑھ رہے تھے آنحضرت ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا:

"يايها الناس كلكم يناجي ربه فلا يجهر بعضكم على بعض باالقراة"

ترجمہ: لوگو تم سب اپنے رب سے سرگوشی کر رہے ہوتے ہو لہذا ایک دوسرے کے پاس اونچی آواز سے قرات مت کرو اور مقتدی کیلئے تو باتفاق مسلمین یہی طریقہ ہے کہ آہستہ پڑھے۔ البتہ کبھی ذکر جہراً تو حرج نہیں جیسا کہ سری نمازوں میں امام کوئی آیت مقتدیوں کو سنائے تو حرج نہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ ظہر وعصر کی نماز میں کبھی کوئی آیت مقتدیوں کو سنا لیتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ راوی ابو قتادہؓ)

نیز صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ افتتاح نماز اور قومہ کے وقت بعض مقتدی جہر باالدعا کرتے تو آنحضرت ﷺ انکار نہ فرماتے۔ آخر میں نیت قلبی پر ایک اور ٹھوس ثبوت سنیئے۔

استشهاد بالحديث:

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرء ما نوىٰ فمن كانت هجرته الى الله رسوله فهجرته الى الله و رسوله ومن كانت هجرته الى دنيا او الى امراة لتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه"

ترجمہ: عمل نیتوں پر موقوف ہے اور ہر ایک کو اپنی نیت کا پھل ملیگا تو جس کی کی نیت رسول ﷺ کی جانب ہو وہ مہاجر الی اللہ والرسول ہے اور جس کی ہجرت دنیا یا تزویج عورت کی غرض سے ہو تو وہ اسی چیز کا مہاجر ہے جس کیلئے اس نے ہجرت اختیار کی۔ اس حدیث سے آنحضرت ﷺ کی مراد باتفاق ائمہ اربعہ وغیرھم، نیت قلبی ہے لسانی نہیں سبب حدیث بھی اسی پر دال ہے۔

مہاجر اُمّ قیس کا واقعہ:

اس کا سبب یہ ہے کہ ایک عورت "اُمّ قیس" سے شادی کی خاطر ایک شخص نے مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو اس شخص کا نام مہاجر اُمّ قیس پڑ گیا۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا اور یہ مذکورہ حدیث بیان فرمائی۔ تو یہ اس شخص کی نیت قلبی تھی لسانی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قاری عبدالشکور طاہر گوندلوی، ایم۔اے

نبی کا پیارا ہے صدیق اکبرؓ
آنکھوں کا تارا ہے صدیق اکبر
رفیق سفر وہ رفیق حضر ہیں
وہ سب سے نیارا ہے صدیق اکبرؓ
امام صحابہ وہ رب کا ولی ہے
نہ علی سے خفا ہے، علی کا ولی ہے
نبی کے غلاموں کے دل کی کلی ہے
وہ عظمت کا تارا ہے صدیق اکبرؓ
پسند انکی رب کو اک اک ادا ہے
آقا پہ وہ جان و دل سے فدا ہے
جو رب کی رضا ہو وہ اس کی رضا ہے
وہ نبی کا دلارا ہے صدیق اکبرؓ
کفر و ضلالت میں دنیا تھی کھوئی
ظلم و جہالات میں بستی تھی سوئی
نہ رشد و ہدایت کو ملتی تھی ڈھوئی
چمکتا روشن ستارا ہے صدیق اکبرؓ
جب اسلام کا نام جانے نہ کوئی
نبوت و رسالت کو مانے نہ کوئی
رشتہ قرابت پہچانے نہ کوئی
بنا تب سہارا ہے صدیق اکبرؓ
شقاوت میں اپنے پرائے ہوئے سب
عداوت کو دل میں بٹھائے ہوئے سب
تھے قتل نبی کو آئے ہوئے
میدان میں اتارا ہے صدیق اکبرؓ
اک صیغے سے نبیؐ نے پکارا تجھے
ساری دنیا سے نبیؐ ہے پیارا تجھے
شب ہجرت چنا ہے سہارا تجھے
لاتحزن اشارہ ہے صدیق اکبرؓ
صداقت، شرافت، شناخت ہے انکی
امانت و دیانت ضمانت ہے انکی
قیادت سیادت، خلافت ہے انکی
طاہر ہمارا ہے صدیق اکبرؓ